اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۱۲

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم شنبہ (ہفتہ)

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ”
سہ ماہی ۷ ”
ماہوار ۲½ ”
فی پرچہ ۱ ر

۵ ربیع الثانی ۱۳۶۹ھ

جلد ۳۸ | ۲۵ امان ۱۳۲۹ھش | ۲۵ مارچ ۱۹۵۰ء | نمبر ۷۰

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیرونی ممالک کو جانیوالے مجاہدین کو معانقہ سے نوازا

لاہور ۲۴ امان ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز آج صبح پونے گیارہ بجے کے قریب بذریعہ کار ربوہ تشریف لے گئے موٹر میں سوار ہونے سے قبل مکرم جناب ملک عمر علی صاحب نائب وکیل التبشیر نے مکرم سعود احمد صاحب واقف زندگی اور مکرم عبد الخالق صاحب کو جو تعلیم کے سلسلے میں بیرونی ممالک میں تشریف لے جا رہے ہیں حضور کی خدمت میں پیش کیا ۔ حضور نے ہر دو مجاہدوں کو معانقہ اور مصافحہ کا شرف بخشا ۔ بعدہٗ دعا کے ساتھ جس میں تمام حاضرین بھی شریک ہوئے ۔ انہیں رخصت فرمایا ۔

طبیعت دریافت کرنے پر حضور نے فرمایا ۔ گلے میں تا حال تکلیف ہے ۔ آہستہ آہستہ افاقہ ہو رہا ہے ۔ احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں بدستور جاری رکھیں ۔

لاہور ۲۴ مارچ مکرم ملک فیض الرحمٰن صاحب فیضی پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور کو اللہ تعالیٰ نے ۲۳ مارچ کی صبح کو پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ نومولود سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کا نواسہ ہے ۔ احباب نومولود کی درازی عمر اور خادم دین بننے کی دعا فرمائیں ۔

پاکستان آئین ساز اسمبلی میں پنجاب کی خالی نشستوں کے لئے چھ ۶ ارکان نامزد کر دیئے گئے

کراچی ۲۴ مارچ ۔ پاکستان آئین ساز اسمبلی میں صوبہ پنجاب کی جو چھ مزید نشستیں خالی تھیں ۔ ان کے لئے مسلم لیگ کے ارکان کی نامزدگی کا اعلان کر دیا گیا ہے ۔ آج صبح کراچی میں مسلم لیگ کے مرکزی پارلیمنٹری بورڈ نے اس سلسلے میں چھ ارکان کے ناموں کا اعلان کیا ۔ ان چھ میں سے پانچ ارکان مہاجر ہیں ۔ اور ان کی یہ رکنیت صوبہ پنجاب کے آئندہ عام انتخابات تک کے لئے رہے گی ۔ اور گورنر پنجاب ان کی نامزدگی کا اعلان کریں گے ۔

ان ارکان کے نام یہ ہیں ۔ مسٹر مشتاق احمد گورمانی ۔ شیخ غلام بھیک نارنگ ۔ صوفی عبد الحمید ۔ شیخ صادق حسن ۔ چوہدری علی اکبر اور مسٹر عبد الوحید خان

سابقہ ریکارڈ ٹوٹ گیا

لاہور ۲۴ مارچ ۔ پنجاب میں اس سال کپاس کی فصل اس قدر زیادہ ہوئی ہے ۔ کہ گذشتہ تمام ریکارڈ ٹوٹ گئے ہیں ۔ اب تک دس لاکھ گانٹھیں بیلی جا چکی ہیں ۔ اس سے پہلے سب سے زیادہ کپاس پنجاب میں سال ۲۵۔۱۹۲۴ء میں ہوئی تھی ۔ لیکن اس سال اس سے بھی زیادہ ایک لاکھ گانٹھیں ہوئی ہیں ۔ اس زیادتی کی وجہ فی ایکڑ پیداوار کی زیادتی ہے ۔ ورنہ رقبہ کاشت اس سال گذشتہ سال کی نسبت کم تھا ۔

ملک احمدیہ کالج میں پروفیسر کے طور پر اور مکرم عبد الحق صاحب تحصیل علم کے سلسلے میں باہر تشریف لے جا رہے ہیں ۔ احمدیت کے یہ دونوں مجاہد مورخہ ۲۵ مارچ کو صبح نو بجے پاکستان میل سے کراچی روانہ ہوئے ہیں ۔ اور مکرم سعود احمد صاحب کماسی (مغربی افریقہ)

فضل عمر ہوسٹل یونین کی طرف سے

مجاہدین کے اعزاز میں عشائیہ

لاہور ۲۴ مارچ ۔ آج رات فضل عمر ہوسٹل یونین تعلیم الاسلام کالج کی طرف مکرم عبد الخالق صاحب اور مکرم سعود احمد صاحب واقف زندگی کے اعزاز میں دعوت طعام کا اہتمام کیا گیا ۔ جس میں ہوسٹل یونین کے علاوہ بعض بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت نے بھی شرکت فرمائی ۔

اس موقع پر مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ نے ہر دو مجاہدین اور طلباء تعلیم الاسلام کالج کو خدمت سلسلہ بجا لانے کے متعلق نہایت زریں ہدایات فرمائیں (مفصل رپورٹ انشاء اللہ کل شائع کی جائے گی)

دفاعی ذمہ داریوں پر غور

ہیگ ۔ شمالی اوقیانوس کی ۵ حلیف دار دفاعی سکیموں پر غور و خوض کے لئے شمالی اوقیانوس کے تمام ممالک (سوائے پرتگال آئس لینڈ) فوجی ماہروں کا ایک اہم اجلاس ہیگ میں ہو رہا ہے ۔ اس اجلاس میں فوجی اور بحری امور کے علاوہ معاہدے سے متعلقہ تمام ممالک کی دفاعی ذمہ داریوں کو زیر غور لایا جائے گا ۔

زکوٰۃ کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۲۴ مارچ ۔ رضاکارانہ طور پر زکوٰۃ فراہم کرنے کے لئے جانچ پڑتال کرنے والی کمیٹی کا اجلاس ۱۴ اپریل کو ہو گا ۔ اس کمیٹی کے گیارہ رکن ہوں گے ۔

مختصر لیکن اہم

کیمبل پور ۲۲ مارچ کل گورنمنٹ کالج کیمبل پور میں سالانہ کانووکیشن کے موقع پر خطاب کرتے ہوئے آنریبل مسٹر نسیم حسن مشیر تعلیمات نے پاکستان کے احیاء اور رسول اکرم کے تحت پہلی مسلم حکومت کے قیام میں مشابہت اور یکساں حالت بیان کرتے ہوئے طلباء پر واضح کیا ۔ کہ ہمیں ان نظریات کے حصول کے لئے زندگی گذارنی چاہیئے جو حضرت محمد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر تھے ۔

کراچی ۔ ۲۴ مارچ ۔ نہروں کے پانی کی مذاکراتی کمیٹی کے جلسہ میں شرکت کرنے کے لئے ہندوستانی وفد ۲۶ مارچ سندھ کو یہاں پہنچ گا ۔ اس وفد کے لیڈر بی ۔ کے ۔ گ کھوسلہ ہوں گے ۔ مسٹر اے ۔ ایم کھوسلہ اور مسٹر ایم ۔ آر ۔ سچدیو دیگر دو رکن ہونگے دوسری طرف پاکستانی وفد کے لیڈر پاکستان کے سکرٹری جنرل مسٹر محمد علی ہوں گے ۔ آپ کے علاوہ دوسرے دو رکن حافظ عبد المجید اور پیر ابراہیم ہونگے

کراچی ۔ ۲۳ مارچ اس سال باجرہ کی فصل ۲۲۳۹۰۰۰ ایکڑ بوئی گئی ہے ۔ گذشتہ سال ۲۱۶۸۰۰۰ ایکڑ بوئی گئی تھی اس سال ۲۰۵ فیصدی کا اضافہ ہوا ہے ۔ صرف ریاست خیرپور میں نا موافق موسمی حالات کی وجہ سے کچھ کمی رہی ۔

برسلز ۔ ۲۴ مارچ ۔ شاہ لیوپولڈ کی واپسی کے امکانات کے خلاف احتجاج کے طور پر برسلز اور جنوبی بلجیم کے مزدوروں نے جو فرانسیسی زبان بولتے ہیں ۲۴ گھنٹے کی ہڑتال کر دی ہے ۔ اس سے تمام کوئلے کے کارخانوں ۔ اور بجلی کے اداروں پر برا اثر پڑا ہے ۔ بعض جگہ باہم معمولی جھڑپیں بھی ہوئیں ۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹرام وے کے مزدوروں نے بھی ہڑتال میں حصہ لیا ہے ۔

وزیر اعظم کے مشرقی پاکستان کے پانچ روزہ دورے سے اقلیت و اکثریت کی ذہنیت میں خوشگوار تبدیلی ہو گئی

ڈھاکہ ۲۴ مارچ ۔ ڈھاکہ کے سرکاری حلقوں کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم پاکستان کا حالیہ ۵ روزہ دورہ صوبے میں امن اور فرقہ وارانہ سمجھوتہ پیدا کرنے کے سلسلے میں نہایت ہی مفید و کارگر ثابت ہوا ہے ۔ آپ کے دورے سے اکثریت اقلیت دونوں کی ذہنیت میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا ہو گئی ہے ۔ نگران حلقوں کا خیال ہے کہ اگر بھارت کے لیڈروں حکومت کے ارکان بھی اسی قسم کے حقائق پر مبنی بیانات دیں ۔ تو زیر مسئلہ

بہت جلد حل ہو سکتا ہے باخبر حلقوں کے نزدیک وزیر اعظم پاکستان کے دورے کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہوا کہ مہاجرین کے اصل مسئلوں کی ذاتی طور پر تحقیق کرنے کا انہیں موقعہ میسر آیا ۔ اور معلوم ہوا کہ مہاجرین کی اس کثیر تعداد کی آمد کی وجہ بھارت کے اخبارات اور وہاں کے غیر ذمہ دار لیڈروں کے جنگی نعرے تھے ۔ آپ نے صوبائی حکومت کے ارکان کے ساتھ بیٹھ کر فساد زدہ لوگوں کے لئے ٹھکانے

مہیا کرنے کا منصوبہ تیار کیا گیا ۔ اب ان کی بحالی کے لئے راستہ بالکل صاف ہو گیا ہے ۔ وزیر اعظم پاکستان نے صوبے کے متعلق بھی بحیثیت وزیر دفاع گفتگو فرمائی ۔ ذمہ دار حلقوں نے دفاعی انتظامات کے کے متعلق وزیر دفاع کے اس اعلان کو ذکر میں صوبے کے دفاعی انتظامات سے ہر طرح مطمئن ہیں بھی بڑی اہمیت دیتے ہیں ۔ کیونکہ اسی دن سے اقلیت اور اکثریت میں ہر جگہ اطمینان محسوس کیا جا رہا ہے

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۲۵ مارچ سنہ ۵۰ء

تین خیال

مسیح موعود علیہ السلام کو جو الہامات ہوئے۔ ان میں اللہ تعالےٰ نے آپ کو صریحاً نبی مرسل اور رسول کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ ابتدا میں تشریعی اور غیر تشریعی بلاواسطہ نبی اور امتی نبی میں جو فرق ہے۔ آپ کے زیر نظر نہیں تھا۔ ان الفاظ کے آپ کے الہامات میں موجود ہونے کی وجہ سے مخالفین نے آپ پر یہ اتہام لگایا۔ کہ گویا آپ نے حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابلہ میں متوازی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ جو آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی کے منافی ہے۔ اس لئے حضور علیہ السلام نے ایسی نبوت کا مدعی ہونے سے صاف انکار کیا۔ اور الفاظ نبی۔ مرسل اور رسول کے ایسے معنی فرمائے۔ جو خاتم النبیین کے منافی نہ ہوں۔ بعد ازاں اللہ تعالےٰ نے بتدریج تشریعی اور غیر تشریعی اور امتی نبی کے فرق کی آپ کو تفہیم کرا دی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ کی یہ سنت ہے۔ کہ وہ بعض غلطیاں جن کو وہ دور کرنا چاہتا ہے۔ یکدم نہیں کرتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ دور کرتا ہے۔ اس میں یہ حکمت ہے۔ کہ اگر ایسی غلطیوں کو یکدم دور کر دیا جائے۔ تو فتنہ اٹھ کھڑا ہوتا ہے جس سے ڈر ہوتا ہے۔ کہ بعض سعید روحیں بھی ایمان سے محروم رہ جائیں گی۔ اور ماموریت کا مطلب ہی فوت ہو جائے گا۔

قرآن کریم میں اسکی بہت سی مثالیں مل سکتی ہیں۔ ایک واضح مثال متبنّٰی بنانے کی ہے۔ عربوں کے قانون میں متبنّٰی بنانا جائز تھا۔ لیکن دراصل یہ رواج اسلام کے منافی تھا۔ اللہ تعالےٰ نے اس رواج کو فوری طور پر شروع ہی میں بند نہیں فرمایا۔ کیونکہ اس سے فتنہ بپا ہونے کا ڈر تھا۔ چنانچہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت زید رضؓ کو جو آپ کا غلام تھا۔ رواج کے مطابق متبنّٰی بنا لیا تھا۔ اور آپ کے دعویٰ نبوت سے ایک مدت تک خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بھی اور دوسرے لوگ بھی حضرت زید رضؓ کو آپ کا بیٹا ہی مانتے رہے۔ تا وقتیکہ اللہ تعالیٰ نے سورہ احزاب میں متبنّٰی کے خلاف صریح حکم نازل فرمایا۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ پہلے متبنّٰی بنانا جائز تھا۔ بلکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک ایسی غلطی جس کو فوری طور پر دور کرنے سے فتنہ بپا ہونے کا ڈر ہو۔ اللہ تعالےٰ اسے بتدریج دور کرتا ہے۔ پھر اس میں ایک اور بھی حکمت تھی۔ اور وہ یہ تھی۔ کہ اللہ تعالےٰ نے خود رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فعل سے اسکی غلطی ثابت کرنا چاہتا تھا۔

اس مثال سے اللہ تعالےٰ کے طریق کار یا سنت کی اچھی طرح وضاحت ہو جاتی ہے۔ اس سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر یہ اعتراض درست نہیں ہوگا۔ کہ جب یہ غلط تھا۔ تو آپؐ نے زید رضؓ کو متبنّٰی کیوں بنا لیا۔ اس کا جواب یہی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی اس میں یہی حکمت تھی۔ کہ اس غلط رسم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ ہی ختم کرے۔ کیونکہ آپؐ اسوہ حسنہ ہیں۔ اور آپ کے اعمال سنت بننے والے تھے۔ پھر آپؐ ایک بشر بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ بھی بتایا ہے۔ کہ کیوں قرآن کریم بتدریج آپ پر نازل کیا جاتا ہے۔ لنثبت بہٖ فؤادک تاکہ آپ کے دل کو مضبوط بنایا جائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں نبی مرسل اور رسول کے الفاظ شروع ہی سے تھے۔ مگر آپ ابتدا میں نبوت سے انکار فرماتے رہے۔ کیونکہ علمائے اسلام نبوت کے ایک ہی معنی سمجھتے تھے اور اس فرق کو نہیں سمجھتے تھے۔ جو تشریعی اور غیر تشریعی امتی اور غیر امتی نبی میں ہوتا ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی شروع شروع میں اللہ تعالےٰ نے اس فرق سے اخفا میں رکھا۔ اسی حکمت کے ماتحت جس کا ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں۔ اور جس کے ماتحت کئی سال تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے زیدؓ کو اپنا متبنّٰی بنائے رکھا۔

آخر جب آپؑ کو کثرت سے ان الفاظ سے خطاب کیا گیا۔ تو آپ کو نبوت کے مدارج کی تفہیم بھی کرائی گئی۔ اور آپ کو اپنی نبوت کے صحیح مقام کے مفہوم کا پورا پورا ادراک ہو گیا۔ یعنی آپ غیر تشریعی امتی نبی ہیں۔ اور جو الفاظ نبی۔ مرسل اور رسول الہامات میں اللہ تعالےٰ نے استعمال فرمائے تھے وہ ان معنی میں صحیح و درست تھے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں۔ کہ آپ کی نبوت کی نوعیت تبدیل کی گئی۔ بلکہ اس کے صرف یہ معنی ہیں۔ کہ جس قسم کی نبوت آپ کو عطا ہوئی تھی۔ اب وقت آ گیا تھا۔ کہ اس کا صحیح مفہوم بتایا جائے۔ چنانچہ جو لوگ آپؑ کے گرد جمع ہو گئے تھے۔ انہوں نے بلا تکلف اسی مفہوم کو سمجھ لیا۔ اور انہی معنی میں آپ کو نبی مانتے رہے۔ چنانچہ وہ لوگ جو آج آپ کی نبوت کے انکاری ہیں۔ مگر اپنے آپ کو احمدی جتلاتے ہیں۔ وہ بھی آپ کی حین حیات میں اور بعد میں بھی ایک مدت تک آپؑ کو نبی اور رسول مانتے رہے۔ اب محض اختلاف پیدا کرنے کے لئے آپ کے وہ حوالے پیش کر کے جہاں آپ نے نبوت سے اپنی نبوت کے صحیح مفہوم کے الٰہی مصلحت کے مطابق اخفا کی وجہ سے انکار کیا تھا پیش کر کے یہ دھوکا لوگوں کو دیتے ہیں۔ کہ آپ نے کسی نبوت کا دعویٰ کیا ہی نہیں۔ بلکہ آپ نے صرف محدثیت کا دعویٰ کیا ہے۔

لیکن خدا کے مامورین اس قسم کے دھوکے کے لئے کوئی گنجائش نہیں چھوڑا کرتے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کو ایک رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" کے نام سے شائع فرمایا۔ جس میں آپؑ نے اپنے نبوت کے مقام کی صاف صاف تشریح فرمائی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ آپ نے فنافی الرسول ہونے کی بناء پر غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ آپ نے اپنی نبوت کے منکروں کے ہر اعتراض کا پورا پورا جواب دیا ہے۔ جو لوگ کہتے ہیں۔ کہ آپ نے صرف محدثیت کا دعویٰ کیا ہے۔ ان کا بھی اس میں جواب ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

"اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیئے تو میں کہتا ہوں۔ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں ہے۔ مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہے۔"

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۸)

اس وقت آپ کی نبوت کے متعلق تین گروہ ہیں۔

(۱) ایک گروہ مخالفین کا ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ آپ نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مقابل نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور اس طرح آیت خاتم النبیین و حدیث لانبی بعدی کی خلاف ورزی کی۔ اس لئے آپ مسلمان نہیں۔ نعوذ باللہ من ذالک

(۲) دوسرا وہ گروہ ہے۔ جو کہتا ہے۔ کہ آپ نے صرف امتی غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ کیا۔ اور ایسی نبوت فنافی الرسول ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ نبوت آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی کے منافی نہیں۔ چنانچہ ہم آپ کو امتی غیر تشریعی نبی مانتے ہیں۔ اور بہت سے علمائے متقدمین اور متاخرین ایسی نبوت کو جائز سمجھتے ہیں۔ اور خاتم النبیین اور لانبی بعدی کے منافی نہیں سمجھتے۔

(۳) وہ گروہ جو آپ کو صرف محدث اور مجدد مانتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ آپ نے نبوت کا دعویٰ سرے سے کیا ہی نہیں۔ یہی پیغام صلح والوں کا اعتقاد ہے۔ انہوں نے یہ اختلاف صرف خلافت ثانیہ سے انحراف کی وجہ سے پیدا کیا ہے۔ پہلے ان کا اعتقاد بھی وہی تھا۔ جو ہمارا یعنی نمبر (۲) والوں کا ہے۔

اب ہم مسیح موعود علیہ السلام کے رسالہ "ایک غلطی کا ازالہ" سے چند اقتباسات درج کرتے ہیں۔ اور اہل عدل و انصاف کے سامنے پیش کر کے پوچھتے ہیں۔ کہ مندرجہ بالا تین گروہوں میں سے کس کا اعتقاد مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کے مطابق ہے۔ کون افراط کا مرتکب ہوا ہے اور کون تفریط کا اور کون متوسط طریق پر ہے؟ آپ نے اس رسالہ میں یہ بھی بتا دیا ہے۔ کہ آپؑ نے جو اپنی نبوت کا انکار کیا ہے۔ وہ کن معنی میں کیا ہے۔ اس سے ثابت ہو گا کہ وہ معنی وہی ہیں۔ جو گروہ ۲ سمجھتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہو گا۔ کہ آپ نے یہ رسالہ ان لوگوں کی تردید میں لکھا ہے۔ جن کا اعتقاد گروہ ۳ کا سا ہے۔ یعنی آپؑ کی نبوت سے کلی انکار کرتے ہیں۔ اور آپ کو صرف مجدد یا محدث یا ولی سمجھتے ہیں۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں:۔

"ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعویٰ اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ خود کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے۔ وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں۔ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔ اس لیے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے ہیں۔ کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے۔ وہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے" ....

سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت صلعم تو خاتم النبیین ہیں۔ پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح ہو سکتا ہے اس کا جواب یہی ہے۔ کہ بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آ سکتا۔ جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں۔ اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں۔ بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے۔ اور آیت ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے لیکن ہم اس قسم کے عقائد کے سخت مخالف ہیں۔ اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں۔ جو فرمایا کہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیشگوئی ہے۔ جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت

(باقی دیکھو صفحہ ۸)

خطبہ جمعہ نمبر (۱۲)

انبیاء علیہم السّلام کی بعثت کا دنیوی ترقی کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں

نبی کی بعثت کا مقصود انسان کے اندر روحانیت کا پیدا کرنا ہے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۳ / مارچ ۱۹۵۰ء بمقام ربوہ

(مرتبہ :- مولوی محمد یعقوب صاحب طاہر مولوی فاضل)

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

آج کئی ہفتوں کے بعد میں خطبہ جمعہ پڑھنے لگا ہوں۔ اور وہ بھی اس وجہ سے کہ میں تین ہفتہ کے لئے ربوہ سے باہر جا رہا ہوں۔ ورنہ ابھی تک میرے گلے کی حالت ایسی نہیں کہ میں خطبہ جمعہ پڑھ سکوں دو ہفتہ کے قریب تو میری آواز بالکل بند ہو گئی تھی اور اتنی آواز بھی نہیں رہی تھی۔ کہ پاس والے لوگ بھی سن سکیں۔ اس کے بعد کچھ آواز کھلی لیکن کسی وقت زیادہ کھل جاتی ہے اور کسی وقت کم۔ اور تھوڑی دیر کے لئے بھی میں کسی سے بات کروں۔ تو آواز بیٹھنے لگ جاتی ہے۔ لاہور میں ڈاکٹروں سے مشورہ لیا گیا۔ تو انہوں نے کہا کہ اس عمر میں جا کر یہ بیماری بھی ہو جاتی ہے۔ اور دیر سے اچھی ہوتی ہے اس لئے اس کے فوراً اچھا ہونے کی امید نہیں۔ تین چار ماہ کے بعد اچھی ہو جائے گی لیکن میرے گلے کی جو حالت ہے۔ وہ اس قسم کی ہے کہ اس کے ساتھ حسبانی نفس بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اکثر ایام میں اس کے ساتھ بخار بھی ہوتا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے گلا اپنے اندر کوئی طاقت محسوس نہیں کرتا۔ جس سے معلوم ہو۔ کہ اس کی حالت صحت کی طرف جا رہی ہے بہرحال اللہ تعالیٰ کی جو مشیت ہو۔ وہ پوری ہو کر رہتی ہے۔

میں دوستوں کو آج مختصر طور پر اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ

دنیا میں انسان

آدم علیہ السلام کے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ اس عرصہ میں قوموں نے ترقی بھی کی ہے۔ اور تنزل بھی کیا ہے وہ بڑھی بھی ہیں۔ اور گھٹی بھی ہیں لیکن ان سارے حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو

نبوت کا نظام

قائم کیا گیا ہے۔ وہ ان سارے ہی زمانوں کے ساتھ قطع نظر اس سے کہ سیاسی طور پر قومیں ترقی یافتہ تھیں یا تنزل یافتہ چلا آرہا ہے۔ مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام جس ملک میں پیدا ہوئے۔ وہ ملک فارغ البال تھا۔ کہتے ہیں۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ میں نمرود بادشاہ کی حکومت تھی۔ جو بہت بڑا اقتدار رکھتا تھا۔ اور اپنی طاقت کے گھمنڈ میں فرعون کی طرح اپنے آپ کو خدا سمجھا کرتا تھا۔ مگر باوجود اس کے کہ دنیوی اور سیاسی طور پر ملک آگے بڑھ رہا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیجا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جس وقت ظاہر ہوئے۔ آپ کی قوم کمزور تھی۔ لیکن آپ جس ملک میں آئے تھے۔ اس ملک کی حکومت بڑی منظم اور باقتدار اور سائنس میں بڑی ترقی یافتہ تھی۔ یہاں تک کہ اس کے بعض کمالات باوجود آج کل سائنس میں عظیم ترقی کے یورپ کے سائنس دان اب بھی اپنے اندر پیدا نہیں کر سکے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آئے۔ تو ان کی قوم گری ہوئی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی آپ کی قوم کی دنیوی حالت گری ہوئی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء کی بعثت کا

دنیوی ترقی کیساتھ

کوئی واسطہ نہیں ہوتا۔ بعض انبیاء اس وقت دنیا میں آئے۔ جب کہ ان کی قوم دنیوی لحاظ سے گری ہوئی تھی۔ اور بعض انبیاء اس وقت آئے۔ جب کہ اُن کی قوم ترقی یافتہ تھی۔ پس اللہ تعالیٰ نے نبوت کا جو سلسلہ قائم کیا ہے۔ اس سے ہمیں پتہ لگتا ہے۔ کہ اس کا تعلق دنیوی حالات کے ساتھ اور باتوں سے ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جب کوئی نبی آتا ہے تو اس کی بدولت اور اس کے ذریعہ اس کی قوم دنیوی حالات میں بھی ترقی کر جاتی ہے۔ لیکن اس کی بعثت کی وجہ سے اس کی قوم کا دنیوی طور پر ترقی کر جانا ضروری نہیں ہوتا۔ یہ کسی نبی کی بعثت کا لازمہ نہیں ہے۔ یہ اس کا نتیجہ ہے مقصود نہیں۔ مقصود اس کا کچھ اور ہے اور وہ انسان کے اندر روحانیت کا پیدا کرنا ہے۔ جب کوئی شخص اپنے گھر سے اس لئے نکلتا ہے۔ کہ وہ وقت کے مامور من اللہ کے ہاتھ پر بیعت کرے۔ وہ وقت کے

مامور من اللہ کی قوم

میں شامل ہو۔ تو وہ اس لئے گھر سے نہیں نکلتا۔ کہ وہ ایک مسلح فوج میں داخل ہو کر اپنے ملک کی خاطر لڑائی کرے یا کسی دفتر کی ملازمت اختیار کر کے ملک کے دنیوی نظم و نسق کی اصلاح کرے۔ بلکہ وہ اس لئے گھر سے نکلتا ہے۔ وہ اس لئے کسی مامور کی جماعت میں داخل ہوتا ہے۔ تا اپنی روحانی حالت کو درست کرے۔ اور پھر اپنے ارد گرد کے لینے والوں کی روحانی حالت کو بھی درست کرے جس طرح ایک فوج میں داخل ہونے والا سپاہی جو اپنا مقصد لڑائی مقرر کرتا ہے وہ اپنے لئے ایسے

سازگار حالات

پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جن کے پیدا ہونے سے وہ اپنے مقصد کو پورا کر سکے۔ وہ تلوار چلانا سیکھتا ہے۔ وہ بندوق کا نشانہ سیکھتا ہے۔ وہ پریڈ کرنا سیکھتا ہے۔ وہ آج کل کے فنون جنگ کے لحاظ سے اینٹی ایر کرافٹ توپوں یا دوسری توپوں کا فن سیکھتا یا ہوائی جہازوں کا چلانا یا بحری جہازوں کے شعبوں میں سے کسی شعبہ کا کام سیکھتا ہے۔ وہ ترازو پکڑ کر سودا بیچنا نہیں سیکھتا۔ وہ سوئی پکڑ کر سینا نہیں سیکھتا۔ وہ ہل چلا کر بیج بونا نہیں سیکھتا۔ وہ درختوں کی شاخیں کاٹ کر انہیں آئندہ پھل کے قابل بنانا نہیں سیکھتا۔ اگر وہ یہ کام کرنے لگ جاتا ہے۔ تو لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ وہ پاگل ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ نکلا تو تھا سپاہی بننے کے لئے اور کام شروع کر دیا درزیوں کا۔ نکلا تھا سپاہی بننے کے لئے اور کام شروع کر دیا معماروں کا یا تاجروں یا زمینداروں کا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ کوئی شخص بھی نہیں جو یہ اقرار نہیں کرے گا۔ کہ جب سپاہی بننے کے لئے گھر سے نکلا ہو۔ اور بن گیا درزی ہو۔ جب سپاہی بننے کے لئے گھر سے نکلا ہو۔ اور بن گیا تاجر ہو۔ لیکن عجیب بات یہ ہے۔ کہ اس کے مقابلہ میں جو لوگ

روحانی آدمی

بننے کے لئے نکلتے ہیں۔ جو لوگ خدا رسیدہ آدمی بننے کے لئے نکلتے ہیں۔ جو لوگ مذہبی آدمی بننے کے لئے نکلتے ہیں۔ اُن میں سے بہت سے آدمی دوسرے کاموں میں لگ جاتے ہیں۔ اور اصل مقصد کو بھول جاتے ہیں۔ کئی لوگ تمہیں ایسے ملیں گے۔ جو سچائی کو قبول کرنے کے بعد کہتے ہیں۔ کہ اس کو قبول کرنے کے بعد ہم تو بھوکے مرنے لگ گئے ہیں۔ کئی لوگ کہیں گے کہ سچائی کو قبول کرنے کے بعد ہم تو اپنی قوم میں بدنام ہو گئے ہیں۔ کئی لوگ کہیں گے۔ کہ اتنی دیر سے ہم فلاں جماعت میں داخل ہیں۔ لیکن کسی نے ہمارے لئے کوئی اچھی ملازمت کی تلاش کی نہیں۔ کئی لوگ کہیں گے۔ کہ ہم نے دیر سے سچائی کو قبول کیا ہوا ہے۔ لیکن ہمارے بچوں کی تعلیم کے لئے کوئی وظیفہ نہیں ملا۔

نہیں یہ عجیب بات معلوم نہیں ہوتی اور وہ عجیب معلوم ہوتی ہے کہ کوئی کہے میں سپاہی بھرتی ہؤا تھا۔ لیکن مجھے تو اب تک شاخ تراشی نہیں آئی۔ میں سپاہی بھرتی ہؤا تھا۔ لیکن اس وقت تک درزی کا کام تو میں نے نہیں سیکھا۔ وہ اگر ایسا کہتا ہے تو تم اسے پاگل کہتے ہو۔ لیکن تم میں سے بعض یہ کہتے ہیں کہ ہم فلاں جماعت میں داخل ہوئے تھے لیکن ہمیں کوئی اچھی ملازمت نہیں ملی۔ ہمیں بچوں کی تعلیم کے لئے کوئی وظیفہ نہیں ملا اور نہ تم اپنے آپ کو پاگل کہتے ہو۔

اور نہ سننے والا

تمہیں پاگل کہتا ہے۔ ایک سپاہی کا یہ کہنا کہ میں فوج میں بھرتی ہؤا تھا لیکن ابھی تک مجھے نکرّی کبھی ہاتھ میں پکڑنی نہیں آئی یا میں فوج میں بھرتی ہؤا تھا لیکن اب تک مجھے کلہاڑا چلانا بھی نہیں آیا اسے پاگل قرار دینے کے لئے کافی ہے۔ لیکن جب تم کہتے ہو کہ ہم خدارسیدہ آدمی بننے کے لئے گھروں سے نکلے تھے لیکن اب تک ہمارا وظیفہ نہیں لگا۔ ہم خدارسیدہ آدمی بننے کے لئے گھروں سے نکلے تھے لیکن ہماری نیک نامی کا قوم میں سامان پیدا نہیں ہؤا۔ ہم خدارسیدہ آدمی بننے کیلئے گھروں سے نکلے تھے اور اب تک ہمیں دولتمند بنانے کے کوئی سامان پیدا نہیں ہوئے۔ تو تم اپنے آپ کو پاگل قرار نہیں دیتے۔ حالانکہ جب کوئی شخص اپنے مقصد کے خلاف بات کہتا ہے تو لوگ اسے پاگل کہتے ہیں۔ جب کوئی شخص اپنے رستہ کے خلاف کوئی امید ظاہر کرتا ہے تو لوگ اسے پاگل کہتے ہیں کہتے ہیں

کسی بادشاہ کے پاس

کوئی مدعی نبوت آیا۔ تھا تو وہ جھوٹا۔ لیکن زیرک آدمی تھا۔ وہ ایسا فاتر العقل نہیں تھا کہ موٹی موٹی حماقتوں کو بھی نہ سمجھ سکے۔ بادشاہ نے ایک تالا جو اس وقت کے مشہور آہنگروں سے بھی نہیں کھلتا تھا منگوایا۔ اور اس کے سامنے رکھ کر کہا۔ اگر تم نبی ہو تو یہ تالا کھول کر دکھا دو۔ اس مدعی نبوت نے جواب دیا۔ کہ اے بادشاہ مجھے تمہارے بادشاہ ہوتے ہوئے یہ امید نہیں تھی کہ تم ایسی حماقت کی بات کرو گے۔ تمہارے ذمہ ملک کا انتظام ہے اور اس کے لئے عقل کی ضرورت ہے۔ میں نے تمہارے سامنے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں نبی ہوں اور تم ثبوت مانگتے ہو کہ میں بڑا لوہار ہوں۔ میں لوہار ہونے کا مدعی نہیں نبوت کا مدعی ہوں۔ بے شک اگر اس سے نبوت کی باتیں بھی پوچھی جاتیں تو وہ نہ بتا سکتا۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس نے بادشاہ کی حماقت کو ثابت کر دیا۔ لیکن اس مثال کو الٹ دو اور یوں سمجھ لو کہ وہ شخص جاتا اور بادشاہ کے سامنے جا کر یہ کہتا کہ میں نبی ہوں اور

ثبوت یہ ہے

کہ میں کپڑا بڑا اچھا بُن سکتا ہے۔ میں نبی ہوں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں ہل بڑا اچھا چلا سکتا ہوں۔ میں نبی ہوں اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ میں ہتھوڑے کا استعمال بڑا اچھا جانتا ہوں۔ اب تم بتاؤ کہ کیا کوئی معقول آدمی اسے مان سکتا تھا۔ تم بھی احمدیت میں داخل ہونے سے یہ اقرار کرتے ہو۔ کہ ہم خدارسیدہ بننے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن خدارسیدہ بننے کے لئے جو باتیں ہیں تم انہیں چھوڑ کر دوسری باتیں کرتے ہو۔ خدارسیدہ بننے کے لئے تو خشیت اللہ کی ضرورت ہے۔ خدارسیدہ بننے کے لئے تو نمازوں کی پابندی کی ضرورت ہے خدارسیدہ بننے کے لئے تو زکوٰۃ، روزہ اور حج کی ضرورت ہے۔ خدارسیدہ بننے کے لئے تو ذکر الٰہی کی ضرورت ہے۔ خدارسیدہ بننے کے لئے تو

بنی نوع انسان

کی ہمدردی اور ان کے فائدے کیلئے اپنی زندگی صرف کرنے کی ضرورت ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خدارسیدہ بننے کے لئے دنیا سے مُنہ موڑ لینے کی ضرورت ہے۔ لیکن تم وہ کام نہیں کرتے۔ اسلام نے بے شک یہ کہا ہے کہ تم دنیا کے کام بھی کرو۔ لیکن یہ نہیں کہا کہ تم دنیا کے کام ہی کرو "ہی" اور "بھی" میں بڑا بھاری فرق ہے۔ خدا تعالےٰ نے انسانی جسم کو ایسا بنایا ہے کہ دن میں تم کسی وقت سوتے بھی ہو۔ لیکن "سوتے بھی ہو" کو یوں بدل دو کہ تم ۲۴ گھنٹے سوتے ہی ہو۔ تو کوئی نہیں کہے گا کہ تم نے فطرت کا تقاضا پورا کیا ہے۔ خدا تعالےٰ نے انسانی جسم کو اس طرح کا بنایا ہے کہ تم قضائے حاجت بھی کرتے ہو۔ لیکن اگر تم قضائے حاجت ہی کرو تو یہ فطرت کا تقاضا نہیں ہوگا۔ اگر کوئی شخص پاخانہ ہی پھرتا رہے تو وہ ہیضہ کا مریض ہے اور جلد ہی مر جائے گا۔ پس خدا تعالےٰ نے یہ کہا ہے کہ تم دنیا کے کام بھی کرو اور تم یہ چاہتے ہو کہ دنیا کے کام ہی کرو اور پھر تم یہ اقرار بھی کرتے ہو کہ ہم روحانیت کو حاصل کرنے کے لئے احمدیت میں داخل ہوئے ہیں اور یہ مقصد اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتا جب تک تم میں وہ

امتیازی نشان

پیدا نہ ہو۔ جو دیکھنے والوں کو بتا دے کہ اس کا رستہ اور ہے اور دوسروں کا رستہ اور ہے۔ اگر تم کسی مشرق کے گاؤں میں جانا چاہتے ہو اور دوسرا شخص کسی مغرب کے گاؤں میں جانا چاہتا ہے تو کیا کسی کو یہ بتانے کی ضرورت پیش آئے گی کہ یہ مشرق کو جانا چاہتا ہے اور وہ مغرب کو جانا چاہتا ہے۔ یہ صاف نظر آئے گا کہ فلاں مشرق کی طرف جا رہا ہے اور فلاں مغرب کی طرف جا رہا ہے۔ اگر یہ سچ ہے کہ تم خدا تعالےٰ تک پہنچنے کی کوشش کر رہے ہو اور باقی لوگ دنیا کو حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو کیا تم میں اور دوسروں میں اتنا فرق بھی نظر نہیں آئے گا جتنا مشرق کی طرف جانے والے اور مغرب کی طرف جانے والے میں نظر آئے گا۔ لازمی بات ہے کہ خدا تعالےٰ اگر مشرق کی طرف ہے تو دنیا مغرب کی طرف ہے ان دونوں میں اتنا بیّن فرق ہے کہ کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ خدا تعالےٰ کی پیٹھ دنیا کی طرف ہے اور دنیا کی پیٹھ خدا تعالےٰ کی طرف ہے۔ اسی طرح جو شخص

خدارسیدہ

بننا چاہتا ہے اس کا مُنہ اور طرف ہوتا ہے اور جو دنیا دار بننا چاہتا ہے اس کا مُنہ اور طرف ہوتا ہے۔ ان کی ایک دوسرے کی طرف پیٹھ ہوتی ہے۔ اگر وہ دونوں ایک ہی قسم کے کام کرتے نظر آئیں گے تو ہم کہیں گے کہ ان کے دعاوی جھوٹے ہیں۔ یہ آپ بھی دھوکہ کھا رہے ہیں اور دوسروں کو بھی دھوکہ دے رہے ہیں۔

پس اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو اور اپنی ذمہ واریوں کو محسوس کرو۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جب کوئی شخص کسی کام کا ارادہ کرے گا تو وہ اپنے مقصد کو ایک ہی دن میں پائے گا۔ تم اگر مشرق کے کسی گاؤں کو جانے کیلئے مشرق کی طرف مُنہ کر لیتے ہو تو تم اسی وقت اپنی منزل مقصود تک پہنچ نہیں جاتے۔ اسی طرح اگر تم مغرب کے کسی گاؤں کو جانے کے لئے مغرب کی طرف مُنہ کر لیتے ہو تو تم اسی وقت اپنی منزل مقصود تک پہنچ نہیں جاتے۔ لیکن تم اگر مشرق کے کسی گاؤں کو جانا چاہتے ہو یا مغرب کے کسی گاؤں کو جانا چاہتے ہو تو تمہارا مُنہ تو اُدھر ہونا چاہیئے۔ پس میں یہ نہیں کہتا کہ تم میری بات سنو گے تو خدارسیدہ بن جاؤ گے۔ اس کے لئے

وقت کی ضرورت

ہے۔ لیکن اس طرف مُنہ کرنے میں تو وقت نہیں لگتا۔ اگر ایک شخص نے لاہور جانا ہے اور دوسرے شخص نے جہلم جانا ہے تو نہ لاہور جانے والا فوراً لاہور پہنچ جائے گا اور نہ جہلم جانے والا فوراً جہلم پہنچ جائے گا۔ لیکن ارادہ کرتے وقت لاہور جانے والے کا مُنہ لاہور کی طرف ہو جائیگا اور جہلم جانے والے کا مُنہ جہلم کی طرف ہو جائے گا۔ اور ہم سمجھ لیں گے کہ جتنے بھی قدم اٹھیں گے اتنا لاہور جانے والا لاہور کے قریب ہوتا جائے گا۔ اور جہلم جانے والا جہلم کے قریب ہوتا جائے گا۔ لیکن اگر ان کے قدم ایک ہی طرف اٹھیں گے تو یہ پاگلوں والا کام ہوگا۔

پس جہاں میں یہ سمجھتا ہوں کہ تم فوراً اپنے مقصد کو نہیں پا سکتے وہاں میں یہ بھی کہتا ہوں کہ تم فوراً

اپنی جہت

تبدیل کر سکتے ہو اور اس پر ایک منٹ نہیں بلکہ ایک سیکنڈ بھی نہیں لگتا۔ اور جب جہت تبدیل کی جاتی ہے تو ہر قدم جو اٹھایا جاتا ہے وہ منزلِ مقصود کو قریب سے قریب تر کرتا چلا جاتا ہے +

احباب ۳۱ مارچ کو یاد رکھیں!

"جو لوگ وعدے کریں وہ جلد سے جلد ان کو پورا کرنے کی کوشش بھی کریں تا ان کی قربانی سے سلسلہ کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچے۔ چاہیئے کہ جو دوست سابقون میں ہونا چاہیں وہ ۳۱ مارچ تک اپنے چندے ادا کر دیں"

"آپ ایک برگزیدہ الٰہی جماعت میں سے ہیں۔ سابقون الاولون میں شامل ہونیکی کوشش آپکا حق ہے۔ جسے لینے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے"

(ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز)

۳۱ مارچ کی شام کو تحریک جدید کے وعدہ جات پورا کرنے والے مخلصین کی فہرست حضور کی خدمت میں دعا کیلئے پیش کی جائے گی امید ہے دوست حضور کی اس دعا سے حصہ پانے کی پوری کوشش فرمائیں گے۔

وکیل المال ثانی، تحریک جدید

رحمت للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(از مکرم جناب ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب)

عین اس وقت جبکہ خدا کے سب سے پہلے گھر خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بتوں کی پوجا ہو رہی تھی۔ اور عین اس وقت جبکہ خدا کی پیاری قوم بنی اسرائیل اپنی قسما قسم کی بے اعتدالیوں اور طرح طرح کی محسن کشیوں اور انبیا کے قتل کرنے کی وجہ سے خدا کے غضب کے نیچے آچکی تھی۔ ہاں عین اس وقت جبکہ سلسلہ بنی اسرائیل کے آخری نبی عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے والی قوم نے اپنی خدا کا بیٹا قرار دے لیا تھا۔ اور اس کا یہ فعل اس قدر محرک ہلاکت تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے اپنے کلام پاک قرآن مجید میں اس عقیدہ کے بارہ میں فرمایا ہے۔ "تکاد السموٰت ینفطرن منه و تنشق الارض وتخر الجبال ھدًا ان دعوا للرحمٰن ولدًا۔ یعنی قریب ہے۔ کہ آسمان پھٹ جاویں اس (عقیدہ) سے اور زمین پھٹ جاوے۔ اور پہاڑ سخت جنبش کرتے ہوئے گر جائیں۔ اس وجہ سے کہ انہوں نے (عیسائیوں نے عیسیٰ ؑ کو) خدا کا بیٹا قرار دیا۔

الغرض عین اس وقت جبکہ تینوں قسم کے فساد روحانی بپا ہو چکے تھے۔ گویا تمام دنیا فساد زدہ ہو چکی تھی۔ جیسا کہ قرآن کریم فرماتا ہے۔ ظھر الفساد فی البرّ والبحر۔ یعنی برّ و بحر میں انتہائی فساد پیدا ہو چکا تھا۔ گویا دنیا فنا ہونے کو ہے۔ عرب کے ایک یتیم بے کس کا دل متقاضی ہوا۔ کہ خدا کی اس رحمت کو دنیا کی طرف کھینچے۔ جس کی وجہ سے کلی فنا یعنی قیامت بپا ہونے سے رک جائے۔

یہ ظہور رحمت قرآن کریم کی صورت میں کسی قلب پر ہوا۔ جو پہاڑوں سے زیادہ مضبوط بلکہ زمین و آسمان کی طاقتوں سے زیادہ طاقتور تھا۔ اگر یہ قلب اس وقت دنیا میں موجود نہ ہوتا۔ تو اس وحی کا نزول بھی نہ ہوتا۔ جس کا نام قرآن کریم ہے۔ اور اگر یہ وحی نہ آئی ہوتی۔ تو دنیا کا انتہائی فساد ہرگز دور نہ ہوتا۔ اور کلی فنا یعنی قیامت پر منتج ہوتا۔ چنانچہ ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میں اور قیامت ان دو انگلیوں کی طرح ہیں۔ جو عین قریب ہیں۔ اور ایک دوسری کے مقابل کھڑی ہیں۔ جس سے یہ مراد ہے۔ کہ قیامت آ ہی چلی تھی۔ مگر میرے وجود نے اس کے مقابل پر کھڑے ہو کر اسے روک دیا ہے۔ گویا جس طرح لولاک لما خلقت الافلاک (اگر تجھے نہ پیدا کرتا تو زمین آسمان کو بھی نہ پیدا کرتا) آپ کی شان ہے اسی طرح رحمۃ للعالمین بھی آپ ہی کی شان ہے۔ اللھم صلی علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علیٰ ابراھیم وعلیٰ آل ابراھیم انک حمید مجید۔

نظر حق بین نہ رکھنے والے محروم رہیں۔ تو اور بات ہے۔ لیکن علم وعرفان سے بہرہ ور ہونے والوں پر یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے۔ کہ مخالف اسلام دنیا اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان عالی سے بے خبر ہے۔ تو وہ مخالف ہے۔ حیرت تو یہ ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں نے بھی اپنے نبی کی وہ قدر نہیں کی۔ جو انہیں کرنی چاہیئے تھی۔ وہ جیسا کہ اور انبیاء علیہم السلام کے متعلق سمجھ رہے ہیں۔ کہ ان کا فیضان ختم ہو چکا ہے۔ اور ان کی امت کہلانے والوں میں سے اب کوئی ایسا شخص نہیں اٹھتا۔ جو اللہ تعالیٰ سے تائید یافتہ۔ ہدایت تقیبی پر قائم۔ دنیا کی اخلاقی و روحانی حالت کا مصلح اور اپنے نبی کی روشنی فیضان سے عالم کو منور کر دینے والا ہو۔ اسی طرح اپنے پاک نبی رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نسبت بھی سمجھ بیٹھے ہیں۔ کہ نعوذ باللہ آپ کا فیضان بھی ختم ہو چکا ہے۔ اور آپ کے امتیوں میں سے اب کوئی ایسا شخص پیدا نہیں ہو سکتا۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین بنایا ہے۔ اس لئے آپ کا فیض قیامت تک جاری رہنے والا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ کہہ دے (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو۔ تو آؤ (جو میں سب سے زیادہ محبت کرنے والا ہوں) میری پیروی کرو۔ تمہیں وہ مقام حاصل ہو جائے گا۔ کہ خود تمہارا رب تم سے محبت کرنے لگے گا۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ محبت الٰہی کی سب سے بڑی نشانی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے بندے کی دعائیں سنتا ہے۔ اس کو اپنے شیریں کلام سے بتا دیتا ہے۔ کہ میں نے تیری دعا سن لی اور قبول کر لی ہے۔ اور میں تیرے مقصد کو پورا کر دوں گا۔

پس یہ بات ہرگز قابل قبول نہیں۔ کہ دوسرے انبیاء کی طرح نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بھی فیضان روحانی بند ہو چکا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ آپ کا افاضہ روحانی ہمیشہ جاری رہنے والا ہے۔ اور ہمیشہ آپ ؐ کی امت میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو خدا تعالیٰ کے محبوب ہوں گے۔ اور ان کے وجود سے مسلمانوں کو تقویت ایمان نصیب ہوتی رہے گی۔ اور جب تک ایسے کامل اتباع کرنے والے کاملین لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جن کے ذریعہ تحمید و تقدیس باری تعالیٰ کا سلسلہ قائم ہو۔ اس وقت تک قیامت بھی رکی رہے گی۔

یہ تیرھویں صدی جو گذری ہے۔ جس کے آخر میں دنیا کی پھر وہی حالت ہو گئی تھی۔ جیسی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے وقت تھی۔ ایک طرف عیسائی معہ اپنے فاسد عقیدہ کے دنیا پر غلبہ حاصل کئے ہوئے تھے۔ دوسری طرف یہودی ۔ بدھ۔ پارسی وغیرہ قومیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اسلام سے دشمنی کا خاص مظاہرہ کر رہی تھیں۔ ایسے حال میں رحمۃ للعالمین کی روحانیت جوش میں آئی۔ اور اس نے دنیا میں اپنا کامل بروز چاہا۔ چنانچہ آپ کے رب نے چودھویں صدی کے سر پر اس وجود کو ظاہر کر دیا۔ جس نے شان رحمۃ للعالمین کی شہادت دی۔

وہ وجود ہمارے پیارے مقتدا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ آپ کے دل میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت ایسی جاگزیں تھی۔ جس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ آپ کی محبت کے انداز کو دیکھتے ہوئے کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ محبت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سرتاپا غرق ہیں۔ آپ حقیقۃ الوحی ص ۱۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"میں ہمیشہ تعجب کی نگاہ سے دیکھتا ہوں۔ کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمدؐ ہے (ہزار ہزار درود اور سلام اس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مرتبہ کا انتہا معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی۔ وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اور اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی۔ اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا۔ اس کو تمام انبیاء اور تمام اولین اور آخرین پر فضیلت بخشی۔ اور اس کی مرادیں اس کی زندگی میں اس کو دیں۔ وہی ہے۔ جو سرچشمہ ہر ایک فیض کا ہے۔ اور وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کے کسی فضیلت کا دعویٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اس کو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اس کو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے۔ ہم کیا چیز ہیں۔ اور ہماری حقیقت کیا ہے۔ ہم کافر نعمت ہوں گے۔ اگر اس بات کا اقرار نہ کریں۔ کہ توحید حقیقی ہم نے اسی نبی کے ذریعہ پائی۔ اور زندہ خدا کی شناخت ہمیں اسی کامل نبی کے ذریعہ سے اور اس کے نور سے ملی ہے۔ اور خدا کے مکالمات اور مخاطبات کا شرف بھی جس سے ہم اس کا چہرہ دیکھتے ہیں۔ اسی بزرگ نبی کے ذریعہ سے ہمیں میسر آیا ہے۔ اس آفتاب ہدایت کی شعاع دھوپ کی طرح ہم پر پڑتی ہے۔ اور اسی وقت تک ہم منور رہ سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم اس کے مقابل کھڑے ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

عجب نوریست در جانِ محمدؐ
عجب لعلیست در کانِ محمدؐ

ز ظلمتہا دلی آنگہ شود صاف
کہ گردد از محبانِ محمدؐ

نہ دانم ہیچ نفسے در دو عالم
کہ دارد شوکت و شانِ محمدؐ

اگر خواہی کہ حق گوید ثنایت
بشو از دل ثنا خوانِ محمدؐ

لیکن دنیا نے اس وجود (مسیح موعود علیہ السلام) کو بھی اس طرح شناخت نہیں کی۔ جس طرح رحمۃ للعالمین کی نہیں کی۔ اور اس فیض محمدی سے حصہ نہ پایا۔ جو لیکر یہ مامور من اللہ آیا تھا۔ اور نہ صرف شناخت ہی نہ کی اور فائدہ ہی نہ اٹھایا۔ بلکہ دشنام دہی اور ایذارسانی کا مظاہرہ انتہا تک کر دیا۔

آپ کے ساتھ دنیا کو جو سلوک کرنا تھا۔ اس کی خبر بذریعہ الہام پہلے ہی سے آپ کو دے دی گئی کہ "دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا"
(الہام مندرجہ براہین احمدیہ)

آج دنیا پر جو قسما قسم کے عذاب نازل ہو رہے ہیں۔ وہ اس وجہ سے ہیں۔ کہ لوگوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمۃ للعالمین تسلیم نہ کیا۔ جس کے رحم نے تقاضا کرتے ہوئے اپنے بروز کے ذریعہ نشانات رحمت دکھلائے۔ اور چاہا کہ لوگ اپنے مالک حقیقی کی شناخت کریں۔ مگر لوگوں نے ان نشانات خداوندی کی تکذیب کی۔ تو خدا نے بھی ان کی پروا نہ کرتے ہوئے عذابوں کے نزول کا سلسلہ جاری کر دیا۔ اور دنیا کو بتلا دیا۔ کہ یہ دنیا در اصل آج سے ساڑھے تیرہ سو سال پہلے ہی کلی فنا ہونے کو تھی۔ مگر یہ برکت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بچ گئی تھی۔ لیکن اگر دنیا نے ان نشانوں کے بعد بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان کو شناخت نہ کیا۔ اور حقیقی توحید لوگوں میں قائم نہ ہوئی تو کلی فنا یعنی قیامت سر پر ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

لوگوں کی حالت کو دیکھتے ہوئے کہ وہ کس طرح پر اپنے خالق اور مالک حقیقی سے دور پڑے ہوئے ہیں اور کس طرح دنیا پر مردار خوار جانوروں کی طرح گرے ہوئے ہیں ان کو توجہ دلائی کہ حالات بہت نازک ہیں توبہ کرو توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے اور فرمایا کہ اس وقت نجات اسلام ہی سے وابستہ ہے۔ خدا نے مجھے اسلام کی صداقت تمام دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے زبردست نشانوں کے ساتھ بھیجا ہے آؤ میرے پیچھے ہو جاؤ تا تم اس خدا کا چہرہ دیکھ سکو جس کا چہرہ آج سے تیرہ سو سال پہلے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دکھلایا تھا۔ مگر دنیا نے انحراف کیا اور اللہ تعالےٰ نے آپ کو الہام اور وحی کے ذریعہ بتا دیا کہ دنیا اب قیامت کا منہ دیکھے گی۔ چنانچہ آپ نے ۱۹۰۷ء میں اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۶ میں تحریر فرمایا:

"یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ہے ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا کبھی ان میں آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان سے ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی کہ ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ پر ان کا پتہ نہیں ملے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہوں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازہ پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ چنانچہ خدا نے فرمایا وما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے۔ اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائیگا کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے بھی زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔ میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔"

الغرض مندرجہ بالا پیشگوئی سے کلی طور پر ظاہر ہے کہ یہ دراصل یہ دنیا اپنے مبتلائے فسق و فجور اور خدا شناسی سے دور ہو جانے اپنے خود تراشیدہ و خیالی بتوں کو خدا بنانے کی وجہ سے متقاضی چلی آتی تھی کہ کلی طور پر فنا کر دی جائے۔

مگر ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود دنیا کے لئے رحمت بنا اور خدا کی تحمید و تقدیس اس کے ذریعہ دنیا میں قائم ہوئی۔ اور ایک لمبے عرصہ تک فنا ہونے سے بچ گئی۔ لیکن جب دنیا نے خدا کو اور اس کے پیارے رسول کو چھوڑ دیا۔ اور آپ کی لائی ہوئی کتاب قرآن کریم کی روگردانی کی تو خدا تعالےٰ نے بھی ان کو چھوڑ دیا اور آج دنیا قیامت خیز حالات میں سے گذر رہی ہے اور ابھی ان عذابوں کا سلسلہ بند نہیں ہوا۔ خدا جانے وہ اور کیا کچھ دیکھے گی۔

میں آخر پر خیر خواہی کی نیت سے مختصراً لکھتا ہوں کہ دنیا نے اس پاک وجود کی جو رحمۃ اللعالمین بن کر دنیا کا شفیع بنا اور جس نے قیامت کو واقع ہونے سے روک دیا تھا طرح طرح کی گستاخی کی ہے۔

(۱) عیسائیوں نے یسوع مسیح کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیا کہ وہ خدا کا بیٹا ہے اور اپنے پیارے باپ کے پاس آسمان پر بیٹھا ہے۔ اس عقیدہ کی تائید مسلمانوں نے بھی یوں کی کہ یہ اعتقاد ظاہر کیا کہ عیسےٰ علیہ السلام کو خدا نے زندہ آسمان پر اٹھایا ہوا ہے اور وہ آسمان سے اس وقت نازل ہوں گے جب امت محمدیہ روحانی اور جسمانی طور پر کمزور ہو جائیگی اور عیسےٰ علیہ السلام رحم کھا کر بجائے عیسائیوں کی مدد کرنے کے مسلمانوں کی مدد کریں گے کہ یہ روحانی اور جسمانی طور پر کمزور ہیں۔ ان میں اسی طرح پر روحانیت مفقود ہو چکی ہے جس طرح یہودیوں میں مدت دراز سے مفقود چلی آتی ہے۔

(۲) یورپ کی دنیوی ترقی سے متاثر ہو کر ایک اسلامی ملک نے عربی رسم الخط کو ہی اڑا دیا۔ اول تو نمازیں ہی ترک کر دیں اور اگر کچھ باقی رکھیں تو بجائے عربی کے اپنی زبان میں پڑھنا شروع کر دیں۔

(۳) اسلامی پردہ کو جو شرم و حیا اور روحانیت پیدا کرنے کا زینہ تھا چاک کر ڈالا۔

ہندوؤں نے یا روح اور مادہ کو خدا کے برابر ماننے والے آریوں کے بعض لیڈروں نے اسلام پر اور بانی اسلام پر اس قدر بے جا حملے کئے کہ دنیا پر کسی مذہب پر اور اس کے بانی پر نہیں کئے گئے۔ پھر مسلمانوں کے ایک گروہ کی جسارت دیکھو کہ انہوں نے مسٹر گاندھی کو ہی دنیا کا مصلح قرار دے دیا۔ اور بعض نے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی (نعوذ باللہ) افضل قرار دیدیا۔

غرض یہ نقص تھا جو دنیا کے اندر رچا ہوا تھا اور تقاضا کر رہا تھا کہ دنیا کلی طور پر فنا کر دی جائے۔ مگر رحمۃ اللعالمین کی روح جوش میں آئی اور اپنے بروز کی بعثت کا موجب بنی جو کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وجود میں ظاہر ہوا۔ جس نے پھر کوشش کی کہ دنیا اپنے رب حقیقی کی سچی شناخت کرے اور اس کی پرستش میں لگ جائے۔ مگر افسوس مادہ پرستی کی انتہائی محویت نے لوگوں کو اس طرف متوجہ نہ ہونے دیا۔ اور دنیا حمد و ثنا باری تعالےٰ میں اس طرح مشغول نہ ہو سکی جس طرح رحمۃ اللعالمین کے وقت میں ہوگئی اور وہ فنا سے بچ گئی تھی۔ پس تقدیر کا نوشتہ ان کے سامنے آگیا۔ اور آتا چلا جائے گا۔ یا تو دنیا توبہ کر کے اپنے حقیقی مالک اور خالق کے آستانہ پر گر جائے گی یا پھر فنا ہو جائے گی رب ارحم یا ارحم الراحمین۔

چندہ مسجد آلوہ سوفیصدی وعدہ پورا کرنیوالوں کی فہرست

۱۔ ڈاکٹر عمر الدین صاحب جماعت احمدیہ خوشاب ۱۰۰-۰-۰
۲۔ چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب رر ۵-۰-۰
۳۔ ملک بشیر بہادر خانصاحب رر ۵-۰-۰
۴۔ ملک محمد حسین صاحب رر ۵-۰-۰
۵۔ ملک ہدایت اللہ خانصاحب رر ۵-۰-۰
۶۔ میاں محمد نذیر صاحب رر ۵-۰-۰
۷۔ غلام محمد صاحب ٹھیکیدار رر ۵-۰-۰
۸۔ حکیم محمد نذیر صاحب گنج منگوالی رر ۵-۰-۰
۹۔ اہلیہ بشارت احمد صاحب رر ۵-۰-۰
۱۰۔ بابو بشارت احمد صاحب رر ۲-۰-۰
۱۱۔ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ محمد حسین صاحب رر ۲-۰-۰
۱۲۔ میاں محمد حیات صاحب رر ۲-۰-۰
۱۳۔ ملک سلطان محمود صاحب رر ۲-۰-۰
۱۴۔ اہلیہ مولوی عبد الکریم صاحب رر ۱-۰-۰
۱۵۔ مولوی عبد الکریم صاحب رر ۱-۰-۰
۱۶۔ عاشق محمد صاحب رر ۱-۰-۰

(باقی)

درخواست دعا

میرے عزیز ان نذیر احمد و بشیر احمد طالب علم مدرسہ احمدیہ احمد نگر کا امتحان ہو رہا ہے۔ ان کی کامیابی کیلئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔
امیر احمد نہیہ احمد نگر الفضل

نائیجیریا میں ایک مخلص احمدی کی وفات

امام حسن یحییٰ جو جماعت احمدیہ ایبا کے امام تھے مورخہ ۸ کو چند دنوں کی [illegible] کے بعد فوت ہو گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نہایت ہی مخلص احمدی اور سلسلہ کے فدائی تھے [illegible] میں مباحثہ کی کامیابی بہت حد تک مرحوم کی ثابت قدمی اور سلسلہ سے وفاداری کا نتیجہ تھی۔ مرحوم سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا کرتے تھے۔

تمام احباب جماعت کی خدمت میں مرحوم کی بلندی درجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔
محمد افضل قریشی امیر جماعت نائیجیریا لیگوس

پیغام احمدیت

منجانب حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن

تصحیح

الفضل مورخہ ۲۱ ستمبر ۶۶ میں دو ائی دفضل الٰہی کی قیمت ۵۰/۴ روپیہ غلطی سے شائع ہوئی ہے۔ اس کی اصل قیمت لو ماہ کی ۱۶/ روپیہ ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں

تصحیح

محمد ابراہیم صاحب ولد لال الدین صاحب سکنہ ڈیرا سنگھ ضلع ملتان کی وصیت ۱۲۵۲۲ کی بجائے ۱۵۲۲ شائع ہوا ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

(مینیجر اشتہارات)

۱۷۔ مسفورہ بیگم دختر ملک فقیر بہادر صاحب جماعت احمدیہ خوشاب ۱/

۱۸۔ امتہ الرشید بیگم دختر ملک نصر اللہ صاحب " ۱/-/-

۱۹۔ امتہ النصیر صاحبہ " " ۱/-

۲۰۔ میاں فیروز الدین " ۱/-

۲۱۔ ملک محمد شیر صاحب " ۱/-

۲۲۔ میاں نور الٰہی صاحب " ۱/-

۲۳۔ میاں جان محمد صاحب " ۱/-

۲۴۔ میاں محمد رمضان صاحب " ۱/-

۲۵۔ میاں الہ دین صاحب ماچھی " ۱/-

۲۶۔ فضل الدین صاحب " ۱/-

۲۷۔ میاں علی محمد صاحب جماعت احمدیہ خوشاب ۱/-

۲۸۔ میاں الہ دین صاحب " ۱/-

۲۹۔ میاں محمد صاحب " ۱/-

۳۰۔ میاں نواز صاحب " ۱/-

۳۱۔ میاں محمد نواز صاحب " -/۸/-

۳۲۔ میاں محمد دین صاحب " -/۸/-

۳۳۔ دختر مولوی عبدالکریم صاحب " -/۸/-

(نظارت بیت المال)

التماس دعا ہم دونوں بھائی میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں۔ ہماری کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ رشید احمد خوشنویس و شریف احمد از بدوملہی۔

ذیابیطس کی بے حد مفید اکسیر الاثر دوا

یہ بے حد مفید دوا شکر کو روکتی ہے۔ جسم کو طاقت دیتی ہے۔ پیشاب کو اصلی حالت پر لاتی ہے۔ بہت سے بیش قیمت اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ ایک ماہ کورس دس روپے۔

تصدیقات: "جناب مہر محمد نواب خان صاحب سول سپلائیز آفیسر آزاد کشمیر گورنمنٹ:- آپکی اکسیر ذیابیطس بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ ایک ماہ کورس فوراً بھیج دیں۔" جناب مولانا محمد صدیق صاحب مبلغ مغربی افریقہ "میں نے آپ سے ذیابیطس کی جو دوائی منگائی تھی۔ وہ بہت مفید ثابت ہوئی۔ ایک دوست جسے کو بہت دفعہ پیشاب آیا کرتا تھا انہیں اسے بہت فائدہ ہوا!"

طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۴۸۹ لاہور

بعدالت جناب ڈپٹی کسٹوڈین صاحب کیمبل پور

مقدمہ ۱۲۶

مسمی سعادت خان بیوہ شیر خان۔ حمید الرسعید اللہ وغیرہ سکنہ شمس آباد تحصیل اٹک

بنام

مسماۃ ستیا دتی زوجہ پنڈی داس کھتری سکنہ سوں زرا کیمبل پور

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں سائلان نے درخواست کی ہے کہ مدعا علیہا کی تعمیل نوٹس معمولی طریقہ پر ہونا ناممکن ہے نیز قبل ازیں کئی بار مدعا علیہا کے نام کئی بار نوٹس جاری ہوئے مگر ان کی تعمیل نہیں ہو رہی۔ لہذا بذریعہ اخبار الفضل لاہور نوٹس جاری کیا جاتا ہے کہ اگر آپ اصالتاً۔ وکالتاً یا مختار تاعدالت ہذا میں حاضر ہو کر پیروی مقدمہ نہ کریں گے۔ تو کارروائی یکطرفہ عمل میں آئے گی۔

آج بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری ہوا۔ تاریخ پیشی ۳/۵/۳۱

دستخط حاکم .... مہر عدالت ....

یورپین ممالک میں مصنوعات کی مظاہرہ کا موقع

موسم گرما میں ہر سال یورپین ممالک میں تجارتی و صنعتی نمائشیں ہوتی ہیں۔ ہماری خواہش ہے کہ احمدی صناعوں کی مصنوعات کو پاکستان کی طرف سے مظاہرے کیواسطے وہاں بھیجا جائے جو احباب بیرونی ممالک سے تجارت کرنے کے خواہشمند ہیں۔ فوراً ہمیں اپنے مصنوعات کے پانچ پانچ نمونے بھیجدیں۔ تاہم انہیں مذکورہ نمائشوں میں بھجوانے کا انتظام کر سکیں۔ جو احباب اس بات کے خواہشمند ہوں۔ فوراً اس بارہ میں ہمارے ساتھ خط و کتابت کریں۔

وکیل التجارت تحریک جدید

جودھامل بلڈنگ پوسٹ بکس ۲۳۶ لاہور

اجلاس جناب افسر مال ہا درجہ صلح گجرات با اختیارات کلکٹر!

محمد فاضل و محمد مالک پسران قطب دین اقوام گوجر سکنہ ٹھکریلہ۔ تحصیل کھاریاں

بنام

چونی لال و بھولا ناتھ پسران دیوان چند قوم کھتری سکنہ اورنگ آباد تحصیل کھاریاں حال ہندوستان

دعویٰ واگذاری اراضی مرہونہ رقبہ ٹھکریلہ

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی سکونت ترک کر کے چلا گیا ہوا ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ اگر کسی قسم کا کوئی عذر ہو تو مورخہ ۳/۵/۳۱ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۳/۵/۱۸

دستخط حاکم ....

مہر عدالت ....

آرام دہ سفر

لاہور سے سیالکوٹ۔ گجرات شیخوپورہ جی ٹی ایس سروس کی آرام دہ نئے ڈیزائن کی بسوں میں سفر کریں۔ جو سرائے سلطان اور لوہاری دروازہ سے وقت مقررہ پر چلتی ہیں۔ آخری بس سیالکوٹ کے لئے ۱۵-۴ پر چلتی ہے۔

چوہدری سردار خان منیجر جی ٹی بس سروس لمیٹڈ سرائے سلطان لاہور

دواخانہ خدمت خلق

تریاق کبیر ہر مرض کا فوری علاج گھر کا طبیب۔ امرت دھارا کی طرح دوا۔ مگر اس سے بھی زیادہ فائدہ مند۔ قیمت چھوٹی شیشی ۱۲ اور بڑی ایک روپیہ چھ آنے

دوا اکسیر پتھری پتھری کا نہایت اعلیٰ علاج خواہ مثانہ میں ہو۔ خواہ گردہ میں ہو یا پتے میں۔ اس کے نکالنے یا گھلانے میں یہ دوا مدد دیتی ہے۔ یاد رہے اس بیماری کا علاج بہت لمبا ہوتا ہے۔ قیمت ایک خوراک ...

سرمہ ممیرا خاص کمزوری نظر۔ گرد، آنکھ سے پانی آنا، دھند اور خارش وغیرہ امراض کا نہایت کامیاب علاج۔ قیمت فی شیشی ۳ ماشہ ۵ء فی تولہ تین روپے بارہ آنے ۳/۱۲/

سفوف ذیابیطس ذیابیطس نہایت ہی موذی مرض ہے۔ ہڈیاں تک کو کھوکھلا کر دیتی ہے اور آدمی زندہ درگور ہو جاتا ہے۔ یہ سفوف اس مرض کو شفا بخشنے یا اسے حد کے اندر رکھنے میں نہایت مفید ہے۔ قیمت پندرہ خوراک دو روپے بارہ آنے

جماعت احمدیہ لاہور کے احباب صنعتی نمائش گاہ سٹال نمبر ۸ سے ... نیز نماز جمعہ کے بعد مسجد کے باہر سے بھی لے سکتے ہیں۔

ملنے کا پتہ: دواخانہ خدمت خلق ربوہ ضلع جھنگ (مغربی پاکستان)

حب اٹھرا رجسٹرڈ

حمل کا گر جانا۔ بچہ پیدا ہو کر مندرجہ ذیل بیماریوں سے فوت ہو جانا۔ سبز سفید دست۔ قے۔ پیچش۔ پھوڑے پھنسیاں۔ چھالے۔ دہر باد۔ خسرہ۔ بخار کی۔ سوکھا۔ محرقہ۔ دبلی نمونیہ ان سب کے لئے حب اٹھرا اکسیر ہے۔ ان چالیس سالہ مجرب گولیوں کے استعمال سے بفضلہ تعالیٰ ہزاروں بے چراغ گھر اس وقت خوبصورت بچوں سے روشن ہیں۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت و تندرست پیدا ہو کر والدین کے لئے راحت کا موجب ہوتا ہے۔ مکمل خوراک گیارہ تولہ۔ قیمت فی تولہ ڈیڑھ روپے۔ یکمشت منگانے پر تیرہ روپے بارہ آنے ۱۳/۱۲/ علاوہ محصول ڈاک۔

المشتہر: حکیم نظام جان اینڈ سنز چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

ربوہ کا مایہ ناز دواخانہ نور الدین کی ادویہ ملنے کا پتہ: جلال الدین صاحب قمر بھلوئی ربوہ ضلع جھنگ

(بقیہ صفحہ ۲)

صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد پیشگوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۵)

جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت سے انکار کیا ہے۔ صرف ان معنوں سے کیا ہے۔ کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں۔ اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں۔ مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے۔ رسول اور نبی ہوں۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے نبی اور رسول کر کے پکارا ہے۔ سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا۔ اور میرا یہ قول کہ "من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب" اس کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۹)

پنجاب کی فصل مکئی

لاہور ۲۴ مارچ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پنجاب کی فصل مکئی بابت خریف ۱۹۴۹ء کے بارے میں محکمہ زراعت پنجاب کی آخری پیشگوئی کے مطابق اس فصل کا زیر کاشت کل رقبہ چار لاکھ ستاون ہزار ایک سو ایکڑ ہے۔ اس کے بخلاف پچھلے سال اصل رقبہ چار لاکھ بائیس ہزار ایکڑ پر مشتمل تھا۔ تخمینہ شدہ رقبہ سے پچھلے سال کے اصل رقبہ کے مقابلہ میں آٹھ فی صدی کا اضافہ پایا جاتا ہے۔ اس فصل کی کل پیداوار کا تخمینہ ایک لاکھ بیاسی ہزار ایک سو ٹن لگایا گیا ہے۔ اس کے برعکس پچھلے سال کی اصل پیداوار ایک لاکھ ستاسٹھ ہزار ٹن تھی۔ موسم بالعموم سازگار رہا ہے۔ لاہور۔ راولپنڈی اور اٹک کے اضلاع کو چھوڑ کر جہاں فصل کاشت کرنے کے وقت کافی بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے پیداوار معمول سے کم رہی ہے۔ باقی جگہوں میں مکئی کی پیداوار معمول کے مطابق ہے۔

مصر سے برطانوی فوجوں کے انخلاء کے متعلق یادداشت بیون کے حوالہ کر دی گئی؟

بیون اور عمر پاشا کی ملاقات کے متعلق قیاس آرائی

لندن ۲۴ مارچ - کل باخبر حلقوں میں دریافت کرنے سے اس خیال کی مزید تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ مصری سفیر کی قاہرہ سے واپسی کے بعد مسٹر بیون اور ان کی اس مبینہ ملاقات کے متعلق اس سرکاری اطلاع کے علاوہ کہ "باہمی مفاد کے سوالات" پر دونوں میں دوستانہ گفتگو ہوئی۔ کوئی بیان نہیں شائع کیا جائے گا۔ اسکے متعلق قیاس آرائی ہو رہی ہے کہ اس ملاقات نے اینگلو مصری معاہدہ اور سوڈان کے متعلق مذاکرات کی بحالی کا امکان زیادہ کر دیا ہے۔ لیکن اس کے بارہ میں اور قاہرہ کی اس پریس رپورٹ کے بارہ میں کہ سفیر مذکور نے برطانوی افواج کے انخلاء اور سوڈان مصری اتحاد کے متعلق ایک یادداشت مسٹر بیون کے حوالہ کی ہے۔ یہاں کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔ یہ امر واضح ہے کہ یہ خبر لندن سے نہیں روانہ کی گئی ہے۔

لندن "ٹائمز" کے سفارتی نامہ نگار نے کل لکھا ہے کہ دونوں ممالک کے درمیان تعلقات ۱۹۴۷ء کے مقابلہ میں بہتر ضرور ہو گئے ہیں۔ لیکن اب تک اسکا پتہ نہیں چلتا کہ مذاکرات کی بحالی کے لئے کوئی بنیاد دریافت ہو سکی ہے یا نہیں۔

مسلمانان کشمیر کا نصب العین پاکستان سے الحاق ہے

کراچی ۲۳ مارچ - آزاد کشمیر حکومت کے صدر سردار محمد ابراہیم خاں نے آج کراچی میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کشمیر کے مسلمانوں کے سامنے صرف ایک مقصد ہے۔ جس کے لئے اگر ضرورت پڑی تو وہ اپنا خون پانی کی طرح بہا دیں گے۔ اور وہ مقصد وحید کشمیر کا شمول پاکستان ہے۔

اقوام متحدہ نے مسئلہ کشمیر پر جو تازہ ترین قرارداد منظور کی ہے۔ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے سردار ابراہیم نے کہا۔ بھارت کی حکومت ایک ایسی پالیسی پر عمل کر رہی ہے۔ جس کا مقصد یہ ہے کہ ریاست جموں و کشمیر میں فوجی تخفیف کے بارے میں اقوام متحدہ کے نمائندہ کے کام کو مکمل طور پر اور باقاعدگی کے ساتھ تباہ کر دیا جائے۔ سردار صاحب نے اس قرارداد کے بارے میں بھارت اور نیشنل کانفرنس کے لیڈروں کے حالیہ بیانات کا تذکرہ کیا اور کہا کہ اگر حفاظتی کونسل میں بھارت کی حکومت کے نمائندہ کے بیان۔ پنڈت نہرو کے بیان اور شیخ عبد اللہ اور مولوی سعید کے بیانوں کو یکجا رکھا جائے۔ تو یہ امر عیاں ہوتا ہے کہ بھارت کی حکومت اپنے پچھلے وعدوں سے منحرف ہو رہی ہے۔ اور پھر اسی پوزیشن کو لوٹ رہی ہے۔ جس پر وہ ۱۹۴۸ء میں حفاظتی کونسل میں قائم تھی۔

پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن

کی صوبائی برانچ کا سالانہ اجلاس

لاہور ۲۴ مارچ - پنجاب میں پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی اور سینٹ جان ایمبولینس ایسوسی ایشن کی صوبائی شاخ کے صدر ہز ایکسی لنسی سردار عبد الرب نشتر نے آج ہر دو انجمنوں کے سالانہ اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے فرمایا۔ ریڈ کراس کی انجمن ایک عملی جماعت ہے۔ اس کا کام باتیں بنانا نہیں بلکہ کام کرنا ہے اسلئے لمبی چوڑی تقاریر صرف کرنے کی بجائے جلسے کی کارروائی کو کم سے کم عرصہ میں ختم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ چنانچہ سالانہ اجلاس کا طویل ایجنڈا جو سات شقوں پر مشتمل تھا۔ نصف گھنٹے کے اندر اندر زیر عمل آ کر پایۂ تکمیل کو پہنچ گیا۔ ایجنڈے میں گذشتہ سال کی رپورٹ۔ لاکھوں روپے کے حسابات سال آئندہ کا بجٹ چیئرمین کی نامزدگی اور مجالس ہائے انتخاب کے علاوہ انعامات و سندات کی تقسیم شامل تھی۔

ہز ایکسی لنسی نے سال رواں یعنی ۱۹۵۰ء کے لئے پنجاب ہائی کورٹ کے چیف جسٹس مسٹر محمد منیر کو ہر دو انجمنوں کی مجالس ہائے عاملہ کا چیئرمین مقرر فرمایا۔ بعدہ مجالس ہائے عاملہ کے اراکین کا انتخاب عمل میں آیا۔ اور پھر انعامات اور سندات تقسیم کی گئیں۔ انعام حاصل کرنے والوں میں مس گلینڈیز ادا تھیوڈر کا نام بھی شامل تھا۔ انہیں جنیوا میں ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کی طرف سے عطا کردہ تمغہ "فلورنس نائٹ انگیل میڈل" ملا۔

ان ہر دو انجمنوں کی طبع شدہ سالانہ رپورٹ میں جو ۵۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ ان کی کارگزاری سال گذشتہ کے حسابات اور سال آئندہ کا بجٹ تفصیل کے ساتھ درج ہے۔ اجلاس میں جو قصر حکومت میں منعقد ہوا۔ قریباً دو صد افراد نے شرکت کی۔

(اسٹاف رپورٹر)

الاٹ شدہ مکانوں وغیرہ کے کرایوں کی تشخیص

لاہور ۲۴ مارچ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ پنجاب کے محکمہ بحالیات و نو آبادیات کی طرف سے مقامی افسروں کو دیہات میں مقیم مہاجرین اور دیگر اشخاص کو الاٹ شدہ متروکہ دوکانوں اور دوسری تجارتی عمارتوں کے مناسب کرائے تشخیص کر کے وصول کرنے کی ہدایات دی گئی ہیں کرائے تشخیص کرتے وقت مقامی افسر کسی عمارت کی مالیت اس کی محل وقوع اور تقسیم سے پہلے کا کرایہ اگر کوئی ہو مدنظر رکھیں۔ دیہاتی آبادی میں تارکین کے متروکہ مکانوں، عمارتوں اور خالی عمارتی جگہوں کے تحفظ کے پیش نظر ان افسروں کو ہدایات کی گئی ہے کہ ایسی جائداد کا ایک نقشہ سمیت ریکارڈ مرتب کریں۔ جس میں اس کے مالک کا نام ایسی جائداد کے حدود اربعہ اور رقبہ اور الاٹی کا نام دیا گیا ہو۔ یہ کام فرد تقسیم تیار کرتے وقت مکمل کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ جہاں فرد تقسیم مرتب کی جا چکی ہو۔ ایسی صورت میں مقامی افسروں کو علیحدہ طور پر اس کام کی جلد از جلد تکمیل کرنے کے لئے کہا گیا ہے انہیں ناجائز قبضہ جات کو حسب قاعدہ کرنے کی مزید ہدایات کی گئی ہے۔ بشرطیکہ وہ قانونی طور پر ایسا کرنے کے مجاز ہوں۔ اور دوسرے معاملات میں ضروری تحریری کارروائی کرنے کے لئے بھی کہا گیا ہے۔

مقامی افسروں کو ان کی اطلاع و رہنمائی کے لئے مسلمان راہنوں کی طرف سے ایکٹ انفکاک رہن نامہ جات مجریہ ۱۹۱۳ء یا پنجاب انتقال اراضی ایکٹ مجریہ ۱۹۰۰ء کے تحت مسلموں کی غیر مسلم تارکین کے پاس رہن شدہ زمینوں کے انفکاک کے بارے میں درخواستوں پر کارروائی کے لئے مال کی عدالتوں کے اختیار کئے جانے والے مفصل طریق کار سے آگاہ کیا گیا ہے

نہری پانی کا مطالبہ

بین المملکتی کمیٹی کا اجلاس

کراچی ۲۳ مارچ ـ معلوم ہوا ہے۔ کہ نہری پانی کے متعلق گفتگو کرنے والی بین المملکتی کمیٹی کا اجلاس پیر کے روز کراچی میں منعقد ہو گا۔

آئندہ حج کے لئے شامی زائرین

دمشق ۲۳ مارچ ـ شامی وزارت داخلہ نے وزارت دفاع کو مشورہ دیا ہے۔ کہ آئندہ سے شامی زائرین کو حج کے واسطے فوجی طیاروں میں تجارتی اصول پر مکہ پہنچایا جائے وا سمار